WWW.NAFSEISLAM.COM
انیس الارواح
ملفوظات
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ
حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
ناشر

انیس الارواح

ملفوظات

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو ترجمہ کتاب

انیس الارواح

یعنی ملفوظات

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ٭

خدا کا شکر ہے جو پروردگار ہے جہانیوں کا اور عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے اور درود اوپر اس کے رسول محمد پر اور اس کی تمام آل واصحاب پر، خدا تجھے نیک بنا دے۔ تجھے معلوم ہو کہ جو نبیوں کی خبریں، اور نشانیاں اور ولیوں کے اسرار اور انوار۔ عابدوں کے سردار اور عارفوں کے چاند، اہل ایمان کے معزز اور نیکی اور احسان کے وافر شیخ بزرگ خواجہ عثمان ہارونی (خدا انہیں اور ان کے والد کو بخشے) کی زبان سے سننے میں آئے ہیں۔ اس رسالے میں جس کا نام انیس الارواح ہے لکھے گئے ہیں۔ الحمد للہ رب العلمین مسلمانوں کے دعا گو فقیر حقیر کمترین بندگان معین حسن سنجری کو شہر بغداد میں خواجہ جنید بغدادی کی مسجد میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی پابوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ اور اس وقت معزز مشائخ بھی خدمت میں حاضر تھے۔ جونہی کہ بندہ نے سر زمین پر رکھا۔ آپ نے فرمایا کہ دو گانہ ادا کر میں نے ادا کیا۔ پھر فرمایا۔ قبلے کی طرف منہ کر کے بیٹھ۔ میں بیٹھ گیا۔ فرمایا کہ سورۃ البقر پڑھ میں

نے پڑھی۔ پھر فرمایا۔ اکیس (۲۱) دفعہ کلمہ سبحان پڑھ۔ میں نے پڑھا۔ بعد ازیں کھڑے ہو کر منہ آسمان کی طرف کیا۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ جونہی فرمایا۔ قینچی اپنے دست مبارک میں لے کر میرے سر پر چلائی۔ اور چار ترکی کلاہ اس عقیدتمند کے سر پر رکھی۔ اور خاص گودڑی عنایت فرمائی۔ پھر فرمایا۔ بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا۔ فرمایا کہ ہمارے خانوادے میں آٹھ پہر کا مجاہدہ ہوتا ہے۔ آج کی رات اور آج کا دن مجاہدے میں مشغول رہو۔ آپ کے ارشاد کے موافق میں نے ایک دن رات گزارے۔ جب دوسرے دن خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹھ! اور ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ۔ میں نے پڑھی۔ فرمایا۔ اوپر کی طرف دیکھ جونہی کہ میں آسمان کی طرف نگاہ کی۔ آپ نے فرمایا۔ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ عرش عظیم تک سب کچھ دکھائی دیتا ہے۔ پھر فرمایا۔ زمین کی طرف دیکھ۔ جب میں نے زمین کی طرف دیکھا۔ فرمایا۔ کہاں تک تجھے دکھائی دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حجاب عظمت تک۔ فرمایا۔ آنکھ بند کر۔ جب میں نے بند کی۔ فرمایا۔ کھول! میں نے کھولی۔ مجھے دو انگلیاں دکھا کر فرمایا۔ کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات۔ جب میں نے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جا! تیرا کام سنور گیا۔ ایک اینٹ پاس پڑی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو الٹ! جب میں نے الٹی۔ تو اس کے نیچے ایک مٹھی سونے کے دینار تھے۔ آپؒ نے فرمایا۔ اسے لے جا کر فقیروں کو صدقہ دے۔ جب میں نے صدقہ دیا۔ تو فرمایا کہ چند روز تک تو ہماری خدمت میں رہو۔ میں نے عرض کیا کہ بندہ فرمانبردار ہے۔ پھر خواجہ عثمانؒ ہارونی نے خانہ کعبہ کی طرف سفر اختیار کیا۔ اور پہلا سفر دعا گو کا یہی تھا۔ الغرض ایک شہر میں پہنچ کر ہم نے مقربانِ خدا کی ایک جماعت دیکھی جن کو اپنے آپ کی ہوش نہ تھی۔ چند روز انہیں کے پاس رہے جو اب تک ہوش میں نہیں آئے تھے۔ پھر خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ اس جگہ بھی خواجہ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے خدا کے سپرد کیا۔ اور خانہ کعبہ کے پرنالے کے نیچے اس درویش کے بارے میں مناجات کی۔ تو آواز آئی کہ ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔ جب وہاں سے لوٹ کر ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آئے۔ تو فرمایا کہ سلام کر! میں نے سلام کیا۔ آواز آئی۔ وعلیکم السلام اے سمندر اور جنگل کے مشائخوں کے قطب! جب یہ آواز آئی

تو خواجہ صاحب نے فرمایا۔ آ! تیرا کام مکمل ہو گیا۔

اس کے بعد ہم بدخشاں میں آ گئے۔ اور ایک بزرگ سے ملے۔ جو کہ خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے پیش کاروں میں سے تھا۔ اور جس کی عمر سو سال کی تھی۔ وہ از حد خدا کی یاد میں مشغول تھا۔ لیکن اس کا ایک پاؤں نہ تھا۔ اس بارے میں جب اس سے پوچھا گیا۔ تو اس نے فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نفسانی خواہش کی خاطر میں جھونپڑی سے باہر قدم رکھا ہی چاہتا تھا کہ آواز آئی۔ اے مدعی! یہی تیرا اقرار تھا۔ جو تو نے فراموش کر دیا ؛

چھری پاس پڑی تھی۔ میں نے اٹھا کر اپنا پاؤں کاٹ ڈالا۔ اور باہر پھینک دیا۔ آج چالیس سال کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ میں نے اپنے پاؤں کو کاٹا۔ اور حیرانی کے عالم میں مبتلا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ کل درویشوں میں یہ منہ کس طرح دکھاؤں گا۔ پھر ہم وہیں سے واپس آ گئے۔ اور بخارا میں پہنچے۔ اور وہاں کے بزرگوں کو ایک اور ہی حالت میں پایا۔ جن کا وصف تحریر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دس سال تک میں خواجہ صاحب کی خدمت میں سفر کرتا رہا۔ اس کے بعد آپ سفر سے واپس آ گئے۔ اور بغداد میں گوشہ نشین ہوئے۔ اس کے بعد پھر دس سال تک لوٹا۔ اور سونے کا کپڑا سر پہ لپیٹ کر سفر کرتا رہا۔ پھر جب خواجہ صاحب سے واپس آ کر بغداد میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور اس درویش کو حکم ہوا کہ میں کچھ مدت تک باہر نہیں نکلوں گا۔ تجھے لازم ہے کہ چاشت کے وقت آؤ تا کہ میں تجھے فقر کی ترغیب دوں۔ جو کہ میرے بعد میرے مریدوں اور فرزندوں کے لئے میری یادگار رہے۔ بندہ نے حکم کے بموجب اسی طرح کیا۔ ہر روز میں خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اور جو کچھ آپ کی زبانِ گوہر فشاں سے سنتا اس کو لکھ لیتا۔ یہ سب اٹھائیس مجلسوں پر منقسم ہے ؛

مجلس (۱)

مجلس اوّل میں ایمان کا ذکر ہوا۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ننگا ہے۔ اور اس کا لباس پرہیزگاری ہے۔ اور اس کا سرمایہ فقر ہے اور اس کا دوا علم ہے۔ اور اس بات کی شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان ہے۔ اور آپ نے کہا۔ اے مسلمانو ایمان کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص انکار کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حکم آیا کہ جاؤ! کافروں سے جنگ کرو۔ اس وقت تک کہ کہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے) جونہی رسولِ خدا نے کافروں سے جنگ کی۔ انہوں نے گواہی دی کہ خدا ایک ہے۔ پھر نماز کا حکم آیا انہوں نے قبول کیا۔ پھر روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کا حکم ہوا۔ یہ بھی انہوں نے قبول کئے اور خدائے بزرگ اور بلند پر ایمان لائے۔

پھر فرمایا کہ یہ سب باتیں ایمان کا بار بار یاد تازہ کرنا ہے۔ لیکن روزے اور نماز سے گھٹتا بڑھتا نہیں۔ اس واسطے کہ جس نے نماز کے صرف فرضوں کو ہی ادا کیا ہو اور ان میں کسی قسم کا نقصان نہ کیا۔ خدا تعالیٰ اُس کے لئے حساب آسان کر دیتا ہے۔ اور اگر فرضوں میں کسی قسم کا نقصان کیا ہو تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ دیکھو۔ اس نے کوئی دیدہ و دانستہ نقصان نہیں کیا۔ اور عبادت کی ہے۔ تو فرضوں کے عوض اسے شمار کر لو۔ اور اگر اس نے فرض بھی پورے ادا نہ کئے ہوں۔ اور نہ ہی کوئی فالتو عبادت کی ہو۔ تو وہ دوزخ کے لائق ہوتا ہے۔ بشرطیکہ خدا کی رحمت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نہ ہو۔ لیکن اہلِ شرع کا قول ہے کہ جو شخص فرض کا منکر ہے۔ وہ کافر ہے۔ لیکن ایمان کی اصلیت میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔

پھر فرمایا کہ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا۔ وہ اس حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر، مستوجب القتل عند الشافعیؒ (جس شخص نے ارادتاً نماز ترک کی ہے، وہ کافر ہوا یعنی امام شافعیؒ کے نزدیک قتل کرنے کے قابل ہے) کے بموجب کافر ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے عمدہ میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ خواجہ یوسف چشتی سے روایت ہے۔ کہ جب وقت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں) کی آواز آئی۔ تو اس وقت تمام مسلمانوں اور کافروں کی روحیں ایک جگہ تھیں۔ آواز کے آتے ہی ان کی چار قسمیں ہو گئیں۔

پہلی قسم کی روحوں نے جب آواز سنی۔ اسی وقت سجدہ میں گر پڑیں۔ اور دل اور زبان سے کہا۔ قَالُوا بَلٰی (انہوں نے کہا۔ ہاں)

دوسری قسم کی روحوں نے بھی سجدہ کیا۔ اور زبان سے کہا۔ قالوا بلی لیکن دل سے نہ کہا۔

تیسری قسم کے روحوں نے دل سے کہا۔ اور چوتھی قسم کے روحوں نے نہ دل سے کہا اور نہ ہی زبان سے کہا۔

پھر خواجہ صاحب نے اس کی تفصیل یوں فرمائی۔ کہ جنہوں نے سجدہ کیا۔ اور دل اور زبان سے اقرار کیا۔ وہ اولیاء نبی اور مومن تھے۔ اور جنہوں نے زبان سے کہا اور دل سے نہ کہا وہ ان مسلمانوں کا گروہ تھا۔ جو پہلے مسلمان ہوتے ہیں۔ اور مرتی دفعہ بے ایمان ہو کر دنیا سے جاتے ہیں۔ اور تیسری قسم جنہوں نے زبان سے کہا۔ لیکن دل سے کہا۔ وہ ایسے کافر تھے جو پہلے کافر ہوتے ہیں۔ بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں۔ لیکن چوتھی قسم جنہوں نے نہ دل سے کہا۔ اور نہ زبان سے۔ وہ کافر تھے۔ جو پہلے ہی کافر ہوتے ہیں۔ اور بعد میں بھی کافر ہی ہو کر دنیا سے گزر جاتے ہیں۔

جب ان فوائد کو خواجہ صاحب نے ختم کیا۔ تو آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور دعا گو واپس چلا آیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ۲

مجلس دوم حضرت آدم علیہ السلام کی مناجات کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے

ابواللیث سمرقندی کی فقہ میں لکھا دیکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب روایت کرتے ہیں۔ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ (پس آدم نے اپنے پروردگار سے سیکھ لیں کچھ باتیں) یہ وہ وقت تھا جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے بھاگے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ عرض کی کہ نہیں میرے پروردگار! بلکہ مجھے اس رسوائی کے سبب تجھ سے شرم آتی ہے۔

پھر سورج گرہن اور چاند گرہن کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ خواجہ صاحبؒ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں چاند گرہن واقع ہوا۔ جب پیغمبر خدا سے اس بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب دنیا کے بندوں کے گناہ بہت ہو جاتے ہیں۔ اور بہت گستاخی کرتے ہیں۔ تب حکم ہوتا ہے کہ سورج گرہن یا چاند گرہن واقع ہو۔ اور ان کے چہرے سیاہ کئے جاتے ہیں۔ تاکہ خلقت عبرت پکڑے۔ پھر فرمایا کہ جب چاند گرہن محرم کے مہینے میں واقع ہو۔ تو اس سال کشت وخون اور فساد بر پا ہوتے ہیں۔ اور اگر ماہ ربیع الاوّل میں ہو۔ تو اس سال قحط اور موت زیادہ ہوگی۔ اور مینہ اور ہوا زیادہ ہوگی۔ اور اگر ماہ ربیع الآخر میں واقع ہو تو بزرگوں کی تبدیلی اور ملک میں فتور واقع ہوگا۔ اور جب جمادی الاوّل میں واقع ہو۔ تو بجلی اور بارش بکثرت ہوگی۔ اور ناگہانی موتیں کثرت سے واقع ہونگی۔ اور اگر جمادی الآخر میں واقع ہو تو اس سال فصلیں عمدہ ہونگی۔ اور نرخ ارزاں ہوگا۔ اور لوگ عیش وعشرت میں بسر کریں گے۔ اور اگر ماہ رجب میں واقع ہو۔ اور مہینہ کا شروع اور جمعہ کا روز ہو تو اس سال بھوک اور مصیبتیں بہت نازل ہونگی اور آسمان پر سیاہی نازل ہوگی۔ اور اگر ماہ شعبان میں واقع ہو۔ تو اس سال خلقت کے درمیان صلح اور آرام ہوگا۔ اور اگر ماہ رمضان میں واقع ہو۔ اور مہینے کا شروع جمعہ کا دن ہو۔ اور اس سال قحط اور مصیبت نازل ہوگی۔ اور آسمان سے بڑی سخت آواز آئے گی جس سے خلقت بیدار ہو جائے گی۔ اور کھڑے ہوئے آدمی منہ کے بل گر پڑیں گے اور اگر ماہ شوال میں واقع ہو۔ تو اس سال مردوں کو بہت سی بیماریاں لاحق ہوں گی۔ اور اگر ماہ ذوالحجہ میں واقع ہو۔ تو اس سال فراخی ہوگی۔ اور اس سال حاجیوں کی راہ منقطع ہوگی۔ اور اگر ماہ محرم میں

واقع ہو تو جاننا چاہیے۔ کہ سارا سال فساد برپا ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کے عیب بیان کریں گے۔ اور دنیا کو چھوڑیں گے۔ اور آخرت ویران کریں گے۔ اور قول و قرار میں مومن نہیں رہیں گے۔ وہ منافق دولتمند کو بزرگ خیال کریں گے۔ اور درویشوں کو ذلیل خیال کریں گے اس وقت خداوند تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کریگا۔ تاکہ ان کی عیش تلخ ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ جب ایسی حالت ہو۔ تو مصیبتوں کے منتظر رہنا چاہیئے۔ جب ان فوائد کو خواجہ صاحب ختم کر چکے۔ تو یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور دعا گو واپس چلا آیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

مجلس (۳)

مجلس سوم شہروں کی تباہی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ فرمایا کہ آخری زمانے میں شہر بسبب گناہوں کی شامت کے برباد ہو جائیں گے۔ چنانچہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ ایک دفعہ میں سمرقند کی طرف جا رہا تھا۔ تو میں نے خواجہ یحییٰ سمرقندی کی زبانی سنا۔ کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی ہے۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا (کوئی شہر ایسا نہیں۔ جس پر قیامت سے پہلے ہم مصیبت اور عذاب اور ہلاکت نازل نہ کریں۔ اور وہ شہر ویران نہ ہو) اور پھر فرمایا کہ چونکہ آخری زمانے میں گناہ کثرت سے ہوں گے۔ مکے کو حبشی لوگ ویران کریں گے۔ اور مدینہ منورہ قحط سے برباد ہو جائے گا۔ اور بھوک کے مارے خلقت مر جائے گی۔ اور بصرہ۔ عراق اور مشہد شرابخوروں کی شامت اعمال کے سبب خراب ہوں گے۔ اور اس سال مصیبتیں بہت نازل ہوں گی۔ اور عورتوں کے بداعمال سے بھی خراب ہوں گے۔ اور ملک شام بادشاہ کے ظلم سے برباد ہو گا۔ اور بکرمی آسمان سے اترے گی اور روم کثرت لواطت کے سبب خراب ہو گا اور آسمان سے ہوا چلے گی جس سے تمام آدمی سو جاویں گے۔ اور ہلاک ہو جاویں گے۔ اور خراسان اور بلخ تاجروں کی خیانت کے باعث ویران ہوں گے۔ اور مسلمان اس کی شامت سے مردار ہو جائیں گے۔

اس کے بعد فرمایا کہ میں نے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ خوارزم اور

چند شہر جو اس کے گرد و نواح میں واقع ہیں۔ وہ راگ و رنگ اور منکرات کے باعث خراب ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے۔ اور خود بھی ہلاک ہو جائیں گے لیکن سیوستان سخت مصیبتوں تاریکیوں اور زلزلوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اور جس زمین میں رہتے ہوں گے نیست و نابود ہو جائے گی لیکن مصر اور دوسرے شہروں کی خرابی کی یہ وجہ ہوگی کہ آخری زمانے میں عورتوں کو قتل کریں گے۔ اور کہیں گے یہ فاطمہ ہے۔ خاک ان کے منہ میں۔ پس حق تعالیٰ ان کو زمین میں غرق کریگا۔ اور سندھ اور ہندوستان بھی ویران ہو جائیں گے پھر فرمایا کہ زنا اور شراب خوری کے سبب ویران ہوں گے۔ پھر فرمایا کہ مشرق یا مغرب میں جو شہر ہے۔ سب کے فسادوں کی بلا ہند میں پڑے گی۔

پھر فرمایا کہ جب شہر اس طرح پر خراب ہوں گے۔ تو مہدی ظاہر ہوگا۔ اور مشرق سے مغرب تک اس کے عدل کی دھوم مچ جائے گی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نیچے اتریں گے۔ اور ان دونوں کو مسلمانی از حد عزیز ہوگی۔ اور اس وقت دن بہت چھوٹے ہوں گے۔ چنانچہ ایک دن میں ایک نماز ادا ہوگی۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ اس کے عہد میں سال مہینوں کی طرح اور مہینے ہفتوں کی طرح اور ہفتے دنوں کی طرح ہوں گے۔ اور دن ایک وقت میں گزر جائیں گے۔ خواجہ صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے درویش! آدمی کو چاہیئے کہ انہی سالوں اور مہینوں کو وہ سال اور مہینے خیال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی ان نزع کے دن ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کتیا کے بچے پیدا ہوں گے۔ نہ کہ آدمی کے۔ اب خود لوگ قیاس کریں کیونکہ زمانہ دراز گزر چکا ہے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور دعاگو واپس چلا آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ (اس کے لئے خدا کا شکر ہے)

مجلس (۴)

مجلس چہارم۔ عورتوں کی فرمانبرداری کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے۔ وہ فاطمۃ الزہرا کے ہمراہ بہشت میں داخل ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس عورت کو خاوند بستر پر طلب کرے اور وہ نہ آئے۔ تو اس کی تمام کی ہوئی نیکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ایسی صاف رہ جاتی ہیں۔ جیسے سانپ کینچلی اتار کر۔ اور اس کے شوہر کی طرف سے اس کے ذمے اس قدر بدیاں ہو جاتی ہیں جتنی کہ جنگل کی ریت۔ اور اگر وہ عورت مر جاوے اور شوہر اس کے راضی نہ ہو۔ تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر عورت سے خاوند راضی ہو اور عورت وفات پا جاوے۔ تو اس کے لئے بہشت کے ستر درجے قائم ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے تفسیر میں لکھا دیکھا ہے کہ جو عورت خاوند سے ترش روئی سے پیش آئے۔ اور اس کی طرف نہ دیکھے۔ تو اس کے اعمالنامے میں آسمان کے ستاروں کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر خاوند کی ناک کے ایک نتھنے سے خون جاری ہو اور دوسرے سے ریم ہو اور عورت اسے زبان سے صاف کرے۔ تو بھی خاوند کا حق ادا نہیں ہوتا۔ پس اے درویش! اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکم فرماتے ہیں کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

پھر غلام آزاد کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ اسی اثنا میں ایک درویش آیا۔ اور آداب بجا لاکر جو بردہ اس کے ہمراہ تھا۔ خواجہ صاحب کے روبرو آزاد کر دیا۔ جناب خواجہ صاحب نے دعائے خیر کی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بردہ آزاد کرتا ہے۔ اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے اس شخص کو پیغمبری کا ثواب ملتا ہے۔ اور دنیا سے باہر جانے سے پیشتر ہی اس کے چھوٹے بڑے گناہوں کو خداوند تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ اور اس کے بدن پر جتنے بال ہیں۔ ہر بال کے بدلے ایک شہر بہشت میں اس کے نام بناتے ہیں

اور اس کی بزرگی کے بدلے اسے نور دیتے ہیں۔ اور اس پر پل صراط آسان کرتے ہیں۔ اور آسمان پر اس کا نام اولیاؤں میں شمار کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اصحاب بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اٹھے۔ اور عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس چالیس بردے ہیں۔ میں نے بیس بردے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے آزاد کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے خیر کی اتنے میں مہتر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ اور کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم الٰہی یوں ہے کہ ابوبکر صدیق کے جسم پر جتنے بال ہیں۔ آپ کی امت میں سے اسی قدر آدمیوں کو ہم نے دوزخ کی آگ سے نجات دی اور اسی قدر ثواب ابوبکر صدیق نے حاصل کیا۔

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر آداب بجا لائے۔ اور عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تیس بردے ہیں۔ ان میں سے پندرہ میں نے خدا اور خدا کی رضا کے لئے آزاد کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے خیر کی۔ اتنے میں مہتر جبرائیل پھر اترے اور کہا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمان الٰہی اس طرح پر ہے۔ کہ جس قدر رگیں ان بردوں کے جسم میں ہیں۔ ان سے پچاس گنے آدمی آپ کی امت کے میں نے دوزخ کی آگ سے آزاد کئے۔ اور اسی قدر ثواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوا۔

پھر اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھ کر آداب بجا لائے اور عرض کی کہ میرے پاس بردے بہت ہیں۔ ان میں سے سو بردے خدا کی رضا کے لئے آزاد کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائے خیر کی اور مہتر جبرائیل علیہ السلام نے آ کر حکم الٰہی اس طرح بیان کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جتنی رگیں ان بردوں کے بدنوں میں ہیں۔ ان سے سو گنا آدمی آپ کی امت کے بخشے گئے اور ثواب حضرت عثمان کو عنایت ہوا۔

اس کے بعد فرمایا کہ امیر المومنین اٹھے۔ اور آداب بجا لا کر عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں۔ میرے پاس جان ہے۔ سو خدا پر میں نے قربان کی۔

یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور کہا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فرمان الٰہی یہ ہے کہ ہمارے علی رضی اللہ عنہ کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہم نے دنیا میں اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں۔ تیری اور علیؓ کی رضا پر ہم نے ہر عالم میں سے دس ہزار کو دوزخ کی آگ سے نجات بخشی۔

پھر فرمایا کہ خواجہ یوسف چشتی کا طریق تھا کہ جو بزرگ خواجہ صاحب کی خدمت کے لیے آتا۔ ایک بردہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ اور خواجہ صاحب اس کو قبول کر کے فرماتے کہ تو اس کو آزاد کر شاید کہ قیامت کے دن میں اور تو اسی کی بدولت دوزخ کی آگ سے بچ جائیں

پھر فرمایا کہ جس روز خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کی۔ تو جس قدر آپ کے پاس بردے تھے۔ اپنے سامنے سب کو آزاد کیا۔ اور حج کے لئے روانہ ہوئے۔ اور پیادہ ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے ہوئے چودہ سال کے عرصے میں خانہ کعبہ پہنچے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ کعبہ اپنی جگہ پر نہیں۔ آپ کو حیرت ہوئی۔ آواز آئی کہ اے ابراہیم! صبر کر۔ کعبہ ایک بڑھیا کی زیارت کے لئے گیا ہوا ہے۔ ابھی آجائیگا جونہی کہ خواجہ صاحب نے یہ بات سنی۔ آپ پہلے کی نسبت زیادہ متحیر ہوئے۔ اور کہا۔ کہ وہ بڑھیا کون ہے؟ چنانچہ ان کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے کہ جا کر دیکھو تو سہی۔ جونہی کہ جنگل میں پہنچے۔ رابعہ بصری کو دیکھا کہ بیٹھی ہوئی ہیں۔ اور کعبہ اس کے گرد طواف کر رہا ہے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں غیرت آئی۔ چنانچہ انہوں نے رابعہ بصریؒ کو دور سے آواز دی کہ تو نے یہ شور برپا کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے یہ شور برپا نہیں کیا بلکہ تو نے کیا ہے کہ چودہ سال کے بعد تو خانہ کعبہ پہنچا ہے۔ اور دیدار نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ تیری خواہش خانہ کعبہ کی زیارت سے تھی۔ اور میری غرض خانہ کعبہ کے مالک کی تھی۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! وہ مردہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو مد نظر رکھے اور دنیا اور آخرت میں مبتلا نہ ہو۔ اور جو کچھ اس کے پاس ہے۔ اس کی طرف نگاہ نہ کرے جب انسان اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ تو جو کچھ اس کے دوست کی ملکیت ہوتا ہے۔ وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ کعبہ اس کے گرد طواف کرتا ہے اور اس کا دامن نہیں چھوڑتا۔ پس اے درویش! اسی مقام پر غور کر کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند تعالیٰ کے بن گئے۔ تو خداوند تعالیٰ

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بن گیا اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ رہی۔ تو آواز آئی کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جونہی کہ یہ معاملہ جو کچھ آسمان سے لے کر زمین تک اور دنیا و آخرت میں ہے سب نے دیکھا تو فرشتے انسان اور جن وغیرہ سب نے اپنے آپ کو طفیل خیال کرکے آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن پکڑا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن ہمیں نہ چھوڑ دینا۔ اور اپنی شفاعت سے محروم نہ رکھنا۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! تجھے یاد رہے کہ جب آدمی دوست کا بن جاتا ہے۔ تو سب چیزیں اس کی بن جاتی ہیں۔ لیکن مرد کو چاہیئے کہ تمام موجودات سے فارغ ہو کر دوست کی طرف مشغول رہے۔ تاکہ جو کچھ دوست کا ہے۔ اس کی پیروی کرے

پھر فرمایا۔ اے درویش! ایک دفعہ میں سیوستان کی طرف سفر میں تھا۔ تو سیوستان میں ایک غار کے اندر ایک درویش کو دیکھا۔ جسے شیخ سیوستانی کہا کرتے تھے۔ لیکن وہ بوڑھا اس قدر بزرگی اور ہیبت رکھتا تھا۔ کہ میں نے آج تک کسی کو ایسا نہیں دیکھا۔ وہ عالم تحیر میں مشغول تھا۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے سر جھکا لیا۔ اس بزرگ نے فرمایا۔ سر اٹھا میں نے سر اٹھایا۔ تو فرمایا۔ اے درویش! آج قریباً ستر سال کا عرصہ گزرا ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور شے میں مشغول نہیں ہوا لیکن تیرے ساتھ جو میں مشغول ہوتا ہوں۔ یہ حکم الٰہی ہے سن! اگر تو محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اس کے سوا کسی اور چیز میں مشغول نہ ہونا اور کسی سے میل جول نہ کرنا تاکہ تو جلایا نہ جائے کیونکہ غیرت کی آگ عاشقوں کے ارد گرد رہتی ہے جب عاشق نے معشوق کے سوا کسی چیز کا خیال کیا۔ اسی دم غیرت کی آگ نے اسے جلایا۔ لیکن تجھے یاد رہے کہ محبت کی راہ میں جو درخت ہے۔ اس کی دو شاخیں ہیں۔ ایک کو نرگس وصال کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو نرگس فراق پس جو شخص سب سے فارغ ہو کر دوست میں مشغول ہو۔ وہ دوست کے وصال کی دولت سے مشرف ہوتا ہے۔ اور جو اس کے سوا کسی اور چیز کی رغبت رکھتا ہے۔ وہ فراق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جونہی کہ اس بزرگ نے اس بات کو ختم کیا۔ فرمایا کہ جا! تو نے مجھے کام سے رکھا۔ اتنا کہہ کر وہ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور دعا گو واپس چلا آیا۔ پھر فرمایا۔ اے درویش! ہم بردہ آزاد کرنے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص بردہ آزاد کرتا ہے۔ وہ دنیا سے باہر جانے سے پیشتر

ہی اپنا مقام بہشت میں دیکھ لیتا ہے۔ اور جان کنی کے وقت فرشتہ اسے بہشت کی خوشخبری دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے۔ وہ دنیا سے رحلت کرنے سے پیشتر ہی بہشت کی شراب پیتا ہے۔ اور جان کنی کا عذاب اس پر سہل ہو جاتا ہے۔ اور قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے ہوگا۔ اور بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہوگا۔ جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور دعا گو واپس چلا آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ (اس بات پر خدا کا شکر ہے)۔

مجلس ۵

صدقہ دینے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ میں میں نے لکھا دیکھا ہے۔ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ سب عملوں سے اچھا عمل کونسا ہے۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ دینا دوزخ کی آگ کے لیے پردہ ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صدقہ کے بعد دوسرے درجے پر کون سا نیک عمل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کا پڑھنا۔ پھر فرمایا کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا ہے کہ میں نے ستر سال تک اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میں نے مصیبتیں بہت اٹھائی ہیں۔ لیکن بارگاہ الٰہی کا دروازہ نہیں کھلا۔ جونہی کہ میں نے اپنی طرف خیال کیا اور جو مال میری ملکیت میں تھا سب راہ خدا میں صرف کیا۔ تو دوست یعنی خدا میرا بن گیا۔ اور جو دوست کی ملکیت تھی سب میری ملکیت ہو گئی۔

پھر فرمایا کہ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے آثار اولیاء میں لکھا ہے کہ ایک درم صدقہ دینا۔ ایک سال کی ایسی عبادت سے بہتر ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے۔ اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کی جائے۔ پھر فرمایا کہ جس روز امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق نے اسی ہزار دینار خدا کی راہ میں خرچ کئے اور گودڑی پہن کر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

تو آنجناب نے پوچھا کہ اے ابوبکر! دنیاوی ذخیرے میں سے کچھ باقی رکھا ہے۔ تو آپ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا اور رسول یعنی خدا اور خدا کا رسول کافی ہے۔ جونہی کہ ابوبکر نے یہ کہا۔ فوراً مہتر جبرائیل علیہ السلام معہ ستر ہزار مقرب فرشتوں کے گودڑی پہنے ہوئے نازل ہوئے۔ اور سلام کے بعد عرض کی کہ اے رسول اللہ! حکم الٰہی اسی طرح پر ہے، کہ آج ابوبکر نے ہماری راہ میں اپنا مال خرچ کیا ہے۔ اور اس کو ہمارا سلام دو۔ اور کہو! کہ تو نے وہ کام کیا جس میں ہماری رضا تھی۔ اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس میں تیری رضا ہے۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، اور تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ ابوبکر کی موافقت کی وجہ سے سب گودڑی پہنیں۔ کیونکہ قیامت کے دن گودڑی پہننے والوں کو ابوبکر کی گودڑی کے صدقے میں ہم بخشیں گے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قرآن شریف پڑھنا بہتر ہے یا صدقہ دینا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ صدقہ دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک یہودی راستے میں کھڑا ایک کتے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا رہا تھا۔ اتفاق سے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اپنا ہے یا بیگانہ؟ اس نے کہا کہ ہر بیگانہ کا ہے۔ خواجہ صاحب نے کہا جب یہ حالت ہے۔ تو تو کیا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ قبول نہیں۔ اس نے کہا کہ اگر یہ قبول نہیں، تو تاہم وہ خدا تو دیکھتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ الغرض مدت کے بعد خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کعبہ معظمہ میں پہنچے۔ تو پرنالے کے نیچے سے آواز آئی کہ ربّی (یعنی اے میرے ربّ) پھر غیب سے آواز آئی کہ لَبَّیْکَ عَبْدِیْ (اے میرے بندے! میں حاضر ہوں) خواجہ صاحب حیران ہوئے کہ چل کر دیکھوں تو سہی۔ وہ کیسا نیک بخت بندہ ہے۔ جونہی کہ آپ وہاں پہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سجدے میں سر رکھ کر ربّی (اے میرے ربّ!) پکارتا ہے۔ آپ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے۔ اتنے میں اس شخص نے سر اٹھایا اور خواجہ صاحب سے کہا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ خواجہ صاحب نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں وہی آدمی ہوں جسے تو کہتا تھا کہ میری نیکی قبول نہیں۔ دیکھا! میری چیز کو اس نے قبول کیا۔ اور مجھے بلالیا۔

پھر فرمایا کہ آثار اولیا میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ صدقہ نوری ہے اور حوروں کی خوبصورتی

کا باعث اور صدقہ ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو صدقہ دینے والوں کا ایک گروہ عرش کے نیچے مقام پائیگا۔ اور جن لوگوں نے موت سے پہلے صدقہ دیا ہے۔ موت کے بعد وہ ان کے لیے گنبد بنے گا۔

پھر فرمایا کہ صدقہ بہشت کی سیدھی راہ ہے۔ اور جو شخص صدقہ دیتا ہے۔ وہ خدا کی رحمت سے دور نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ حاجی رحمتہ اللہ علیہ کے جماعت خانہ میں مَیں نے ان اشخاص سے جو صبح سے شام تک آتے تھے۔ کوئی بھی ایسا نہیں دیکھا جو کچھ کھا کر نہ جاتا ہو۔ اور اگر اس وقت کوئی چیز مہیا نہ ہوتی۔ تو خادم کو آپ فرماتے کہ پانی پلا دو۔ تا کہ دن دینے سے خالی نہ جاوے۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! زمین سخی آدمی پر فخر کرتی ہے۔ اور رات اور دن جب زمین پر چلتا ہے۔ تو نیکیاں اس کے اعمال نامے میں لکھی جاتی ہیں۔

پھر فرمایا کہ سخی لوگ ایک ہزار سال سب سے پہلے بہشت کی بو سونگھیں گے۔ اور ہر روز ان کو پیغمبری کا ثواب ملتا ہے۔ جونہی کہ یہ فوائد خواجہ صاحب نے ختم کیے۔ خلقت اور دعا گو واپس آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۶)

شراب پینے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مشارق الانوار میں لکھا ہوا ہے کہ امیر المومنین عمر خطاب نے پیغمبر خدا سے روایت کی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ اے عمر! یہ حلال نہیں ہے محض حرام اور خراب ہے۔ اور یہ شراب مومنوں کی نہیں۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت مل جاوے اور سخت نہ ہو۔ تو اس کا پی لینا جائز ہے۔ اور اگر مل کر کچھ عرصہ گزر جاوے۔ اور سخت ہو جاوے۔ تو اس کا پینا جائز نہیں۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے۔ جو شراب پیئے۔ یا بیچے۔ یا اس کی قیمت میں سے کچھ کھائے۔ پھر خواجہ صاحب آنسو بھر لائے اور فرمایا

کر یہ شریعت ہے۔ جو اسے حرام کہتے ہیں۔ ورنہ طریقت میں ندی کا پانی پینے سے خدا کی بندگی
میں سستی ہو۔ بمنزلہ شراب کے ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ اپنے مجاہدے
کا حال بیان کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے مجاہدے کا حال بیان کروں۔ تو تمہیں اس کے سننے کی
طاقت نہیں لیکن حال جو میں نے اپنے نفس کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ اگر وہ سننا چاہتے ہو تو میں
سناتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت میں نے نفس کو نماز کے لئے طلب کیا۔ تو اس نے
موافقت نہ کی۔ اور نماز قضا ہو گئی۔ اس کا باعث یہ تھا کہ میں نے مقررہ مقدار سے کچھ زیادہ طعام
کھا لیا تھا جب دن چڑھا۔ تو میں نے دل میں ٹھان لی کہ سال بھر نفس کو پانی نہیں دوں گا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ابوتراب بخشی کو سفید روٹی اور مرغی کے انڈے کھانے کی خواہش پیدا ہوئی
کہ اگر آج مل جاویں تو ان سے روزہ افطار کروں۔ اتفاقاً عصر کی نماز کے وقت خواجہ صاحب تازہ وضو
کرنے کے لئے باہر نکلے۔ تو ایک لڑکے نے آکر خواجہ صاحب کا دامن پکڑ لیا۔ اور کہا کہ یہ وہ چور ہے۔ جو
اس دن میرا اسباب چرا کر لے گیا تھا۔ اور آج پھر آیا ہے۔ تاکہ کسی اور کا مال چرا کر لے جائے۔ یہ شور غل سن
کر لوگ اکٹھے ہو گئے۔ لڑکا اور اس کا باپ مکے مارنے لگے۔ خواجہ صاحب نے ان کی گنتی کی تو چھ
تک پہنچے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے خواجہ صاحب کو پہچان کر کہا کہ اے لوگو! یہ چور
نہیں۔ یہ تو خواجہ ابوتراب بخشی ہیں۔ خلقت معافی کی خواستگار ہوئی کہ آپ معافی فرما دیں۔ ہمیں معلوم
نہ تھا جب وہ آدمی خواجہ صاحب کو اپنے گھر لے گیا۔ اور شام کی نماز کے بعد بیٹھے۔ تو مرغی کے
انڈے اور سفید روٹی۔ جو اتفاقیہ اس کے گھر میں موجود تھے۔ آپ کے پیش کئے۔ جب خواجہ صاحب نے
دیکھا تو آپ نے شکر کیا۔ اور فرمایا کہ اٹھا لے۔ میں نہیں کھاؤں گا۔ اس نے عرض کیا کہ کیوں؟ آپ نے
فرمایا کہ آج میں نے صرف اس کی خواہش کی تھی۔ تو بغیر کھانے کے میں نے چھ مکے کھائے۔ اگر میں اسے
کھا لوں تو شاید کیا مصیبت نازل ہو۔ خواجہ صاحب اٹھ کر بغیر کھائے چل دیئے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔

الحمد للہ علی ذٰلک ؛

مجلس (۷)

مومن کو تکلیف دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ جس شخص نے مومن کو ستایا۔ سمجھو کہ اس نے مجھ کو ناراض کیا۔ اور جس نے مجھے ناراض کیا۔ اس نے خداوند تعالیٰ کو ناراض کیا۔ ہر مومن کے سینے میں ساٹھ پردے ہوتے ہیں۔ اور ہر پردہ پر فرشتہ کھڑا ہوتا ہے۔ جو شخص کسی مومن کو ستاتا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے ساٹھ فرشتوں کو ناراض کیا۔

پھر نماز کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ نماز فریضہ نماز کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ اور ہمارے مشائخ نے اسے ادا کیا ہے پس جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرے۔ اور جو کچھ قرآن سے جانتا ہو پڑھے۔ تو خداوند تعالیٰ اسے بہشت کی خوشخبری دیتا ہے۔ اور اس کو اس وقت ستر ہزار فرشتے ہدیئے لے کر آتے ہیں۔ اور اس نماز کے ادا کرنے والے کے سر پر قربان کرتے ہیں۔ اور جب قبر سے اٹھتا ہے۔ تو ستر پوشاکیں پہنا کر بہشت میں لے جاتے ہیں۔ اور جو شخص اس نماز کو ظہر کی نماز کے بعد ادا کرے۔ اس میں قرآن مقرر نہیں۔ تو خداوند تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے اس کی ہزار حاجتیں روا کرتا ہے۔ اور ہزار نیکی اس کے لئے لکھی جاتی ہے۔ اور ایک سال کی عبادت کا ثواب لے ملتا ہے۔ کتاب عجب میں مشائخ طبقات لکھتے ہیں کہ دانا آدمی اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا۔ جب تک نماز میں پوری حضوری حاصل نہ ہو۔ چنانچہ میں نے اپنے پیر خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے کہ نماز کو شروع کریں۔ ہزار دفعہ تکبیر کہہ کر بیٹھ جاتے جب کامل حضوری حاصل ہوتی۔ تب نماز شروع کرتے اور جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں) پہنچتے۔ تو دیر تک ٹھہرے رہتے۔ الغرض ان سے جب اس کا سبب پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت کامل حضوری حاصل ہوتی ہے پھر نماز شروع کرتا ہوں کیونکہ جس نماز میں مشاہدہ نہ ہو اس میں کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے باہر نکلے۔ اور نماز کا وقت قریب آن پہنچا۔ دونوں بزرگ تازہ وضو کرنے میں مشغول ہوئے۔ اور وضو کرنے کے بعد نماز ادا کرنے لگے۔ اتنے میں ایک شخص لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے جا رہا تھا۔ جب اس نے ان کو دیکھا۔ تو فوراً ایندھن کا گٹھا نیچے رکھ کر وضو میں مشغول ہوا۔ ان بزرگوں نے عقل سے معلوم کر لیا کہ یہ مرد خدا رسیدوں میں سے ہے سب نے اس کو امام مقرر کیا جب نماز شروع کی۔ تو رکوع اور سجود میں دیر تک رہا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس سے اس کا سبب پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ دیر اس وجہ سے کرتا تھا کہ جب تک ایک تسبیح پڑھ کر لَبَّیْکَ عَبْدِیْ (اے میرے بندے! میں حاضر ہوں) نہ سن لیتا۔ دوسری تسبیح نہ کرتا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں خانہ کعبہ معظمہ کی طرف مجاوروں کے درمیان کچھ عرصہ گوشہ نشین رہا۔ ان بزرگوں میں ایک بزرگ تھا جسے خواجہ عمر نسفی کہتے تھے۔ ایک دن وہ بزرگ امامت کر رہے تھے۔ فوراً حالت عجیب ہو گئی۔ سر مراقبہ میں رہ گئے۔ کچھ دیر کے بعد جب سر اٹھایا۔ تو آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اور اہل مجلس کو فرمایا کہ سر اوپر اٹھاؤ اور دیکھو۔

جونہی کہ یہ فرمایا میں نے دیکھا۔ پھر فرمایا کہ کیا کہتے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں میں نے کہا کہ میں نے دیکھا۔ پہلے آسمان کے فرشتے رحمت کے تھال ہاتھ میں لے کر کھڑے ہیں۔ اور ہونٹوں میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ جانتے ہو یہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا۔ یہ کہتے ہیں کہ شیخ صاحب کی بندگی ہماری بندگی کی نسبت بہتر معلوم ہوتی ہے۔

جونہی میں نے یہ کہا۔ اس نے سر اٹھایا اور مناجات کی کہ اے خداوندا جو کچھ تیرے بندے سنتے ہیں۔ اہل مجلس بھی اسے سنیں۔ فوراً غیبی فرشتے نے آواز دی۔ اے عزیز و! یہ فرشتے جو لبوں کو ہلا رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ اے خداوندا خواجہ نسفی کے مجاہدہ اور علم کی عزت کے صدقے میں ہمیں بخش۔ اس کے بعد فرمایا۔ کہ نعمت ہر مرتبے میں حاصل ہے۔ لیکن مرد وہ ہے کہ اس میں کوشش کرے تاکہ اس مرتبے پر پہنچ جائے۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! بغداد میں ایک بزرگ تھا جو صاحب کشف و کرامات تھا۔ اس کو لوگوں نے پوچھا کہ آپ نماز کیوں نہیں ادا کرتے۔ فرمایا کہ اس میں تمہیں کچھ دخل نہیں لیکن جب تک دوست

کا چہرہ نہیں دیکھ لیتا ہیں نہیں بیٹھتا۔

پھر فرمایا یہی سبب ہے کہ جو بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ علم علم ہے جس کو عالم جانتے ہیں۔ اور زہد زہد ہے جس کو زاہد جانتے ہیں۔ اور یہ بھید ہے جس کو اہلِ معنی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرے۔ ابو وردا نے فرمایا ہے کہ اس کو ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک محل ملتا ہے۔ اور ایسا ہے کہ گویا اس نے ساری عمر خداوند تعالیٰ کی عبادت میں بسر کی ہے۔ اور جو شخص مغرب اور عشاء کے درمیان چار رکعت نماز ادا کرے وہ بہشت میں جاتا ہے۔ اور مصیبتوں سے امن میں ہوتا ہے۔ اور ہر رکعت کے بدلے پیغمبری کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے۔ بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا۔ اور یہ نماز سوائے خدا کے دوست کے اور کوئی ادا نہیں کرتا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص نماز زیادہ کرتا ہے۔ وہ حساب میں بہت زیادہ رہتا ہے اور جو بدی کرتا ہے نیکی زیادہ ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ مومن کو منافق اور لعنتی کے سوا اور کوئی نہیں ستاتا۔ جونہی خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؛

مجلس (۸)

گالی دینے کا ذکر ہوا تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے۔ وہ گویا اپنی ماں اور لڑکی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ اور ایسے ہے کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کی لڑائی میں فرعون کی مدد کرنا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص مومن کو گالی دیتا ہے اس کی دعا چند روز تک قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر بغیر توبہ کے مر جائے۔ تو گنہگار ٹھہرتا ہے۔

اور کھانے کا ذکر آیا جب کھانا آیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ کھانا دسترخوان پر لا کر رکھتا کر اس کے اوپر رکھ کر کھایا کرو رسول خدا نے دسترخوان پر طعام نہیں کھایا لیکن دسترخوان پر رکھ کر کھانے کو منع بھی نہیں فرمایا۔ اگر کھالیں، تو جائز ہے۔ لیکن آداب سے مل کر کھائیں۔ اور ایسا کریں جیسا کہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام نے

نے کیا ہے۔

پھر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دسترخوان کا رنگ سرخ تھا۔ جو آسمان سے اترتا تھا اور اس میں سات روٹیاں اور پانچ سیر نمک ہوتا تھا پس جو شخص دسترخوان پر روٹی نمک کے ساتھ کھائے۔ ہر لقمہ کے ساتھ ستر نیکی لکھتے ہیں۔ اور ستر درجے بہشت میں زیادہ کرتے ہیں۔ اور بہشت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص سرخ دسترخوان پر نمک کے ساتھ روٹی کھاتا ہے۔ اسے بہشت میں ایک شہر ملتا ہے۔ اور جب روٹی کھانے سے پہلے فارغ ہوتا ہے خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص سرخ دسترخوان پر روٹی کھاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اسے نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

پھر فرمایا کہ شمس العارفین اور یہ نام ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک سے پڑا ہے اس طرح پر ہوا کہ جس روز وہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر پہنچا۔ اور سلام کیا۔ تو آواز آئی (عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا شَمْسُ الْعَارِفِیْن) اے شمس العارفین تجھ پر سلام۔

پھر فرمایا کہ یہی معاملہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے پیش آیا تھا جب آپ ابتدائی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر پہنچے۔ اور کہا:

اے مرسلوں کے سردار! تجھ پر سلام ہو۔ تو آواز آئی۔ علیک السلام یا امام المسلمین! اے مسلمانوں کے امام! تجھ پر سلام ہو۔

پھر فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب سلطان العارفین آسمان سے تھا چنانچہ ایک رات آدھی رات کے وقت اٹھ کر مکان کی چھت پر آکر خلقت کو سویا دیکھا۔ اور کسی شخص کو جاگتے ہوئے نہ پایا۔ تو خواجہ صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ افسوس! ایسی باعظمت درگاہ میں بیدار اور مشغول کیوں نہیں ہیں۔ چاہا کہ خداوند تعالیٰ سے ساری خلقت کے جاگنے اور مشغول ہونے کی دعا کریں۔ پھر دل میں خیال آیا کہ یہ شفاعت کا مقام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ مجھے کیا مجال ہے کہ ایسی درخواست کروں۔

جونہی کہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید! اس قدر ادب جو تو نے

محفوظ رکھا۔ میں نے تیرا نام خلقت میں سلطان العارفین رکھا۔

پھر فرمایا کہ احمد معشوق رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ ایک دفعہ آپ جاڑے کے موسم میں چلّے کی رات نصف شب کے قریب جب باہر نکلے۔ تو پانی میں چلے گئے اور دل میں ٹھان لی کہ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے گا۔ کہ میں کون ہوں۔ ہرگز پانی سے باہر نہ نکلوں گا۔ آواز آئی کہ تو وہ شخص ہے جس کی شفاعت سے قیامت کے دن بہت سے آدمی بخشے جائیں گے

شیخ احمد نے کہا میں یہ بات پسند کرتا۔ مجھے یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ میں کون ہوں

پھر آواز سنی کہ میں نے حکم کیا ہے۔ کہ تمام درویش اور عارف میرے عاشق ہوں اور تو میرا معشوق ہو۔

پھر خواجہ صاحب وہاں سے باہر نکلے۔ جو شخص آپ کو ملتا۔ السَّلَامُ علیکم احمد معشوق کہتا۔

پھر فرمایا کہ شمس العارفین نماز ادا نہ کرتے تھے جب لوگوں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ کیسی نماز ہے پھر لوگوں نے التجا کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ تو پڑھتا ہوں۔ لیکن اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ نہیں پڑھتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ضرور پڑھیں

اس کے بعد دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کی۔ تو جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے تو آپ کے وجود مبارک کے ہر رونگٹے سے خون جاری ہو گیا۔

پھر حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ میرے لئے نماز درست نہیں۔ گو لوگ تو کہتے ہیں کہ نہیں نماز ادا کرتا ہوں۔

جب خواجہ صاحب ان فوائد کو ختم کر چکے۔ تو یادِ خدا میں مشغول ہوئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ؛

مجلس ۹

روزی کمانے اور کام کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اٹھ کر پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پیشے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ درزی کا کام۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو راستی سے یہ کام کرے تو بہت اچھا ہے۔ قیامت کے دن تو ادریس پیغمبر کے ہمراہ بہشت میں جائے گا۔ پھر ایک اور آدمی نے اٹھ کر عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پیشے کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے عرض کی کھیتی باڑی۔ آنجناب نے فرمایا۔ یہ بہت اچھا کام ہے۔ اس واسطے کہ یہ کام مہتر ابراہیم علیہ السلام کا تھا۔ یہ مبارک اور فائدہ مند کام ہے خداوند تعالیٰ مہتر ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے تجھے برکت دے گا۔ اور قیامت کے دن بہشت میں تو مہتر ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔ پھر ایک اور آدمی نے اٹھ کر عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی رائے میں میرا پیشہ کیسا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تو کیا کام کرتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ میرا کام تعلیم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے کام کو خداوند تعالیٰ بہت ہی اچھا جانتا ہے۔ اگر تو خلقت کو نصیحت کرے گا۔ تو قیامت کے دن مہتر خضر علیہ السلام کا سا ثواب تجھے ملے گا۔ اور اگر تو عدل کرے گا۔ تو آسمان کے فرشتے تیرے لئے معافی کے خواستگار ہوں گے۔ پھر ایک اور آدمی نے اٹھ کر عرض کی کہ اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پیشے کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ سوداگری۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تو راستی سے کام کرے گا۔ تو بہشت میں پیغمبری کا ہمراہی ہوگا۔

پھر فرمایا کہ روزی کمانے والا خدا کا دوست ہوتا ہے۔ لیکن اسے چاہیئے کہ نماز ہر وقت ادا کرے اور شریعت کی حد سے قدم باہر نہ رکھے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ ایسا روزی کمانے والا خدا کا پیارا ہے اور خدا کا صدیق ہے۔

پھر فرمایا کہ ابودردا رضی اللہ عنہ دکانداری کیا کرتے تھے۔ جب آخری زمانے میں آپ کو مسلمانی کی حقیقت معلوم ہوئی۔ تو آپ نے دکانداری ترک کر دی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے دکان کیوں چھوڑ دی؟ آپ نے فرمایا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ دکانداری کے ہمراہ مسلمانی ٹھیک طور پر نہیں رہتی تو میں نے دکانداری چھوڑ دی۔ پھر فرمایا کہ روزی کمانے والا خدا کا صدیق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس شخص کو خدا پر چھوڑ ہے۔ اور اس شخص پر روزی کمانا کفر ہے۔ بشرطیکہ جس وقت نماز کا وقت قریب ہو سب کام دھندے چھوڑ کر نماز ادا کرے۔ تو ایسا روزی کمانے والا صدیق ہے۔

جونہی خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۱۰)

مصیبت کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ جو شخص مصیبت میں آہ وزاری کرتا ہے۔ خدا اس پر لعنت کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ مصیبت میں آہ وزاری کرنا کفر ہے۔ اور جو شخص کر ایسا کرتا ہے۔ اس کا نام منافق موحدوں میں لکھتے ہیں۔ اور ایسے شخص پر خدا کی لعنت ہوتی ہے جو مصیبت کے وقت شور کرے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات نے کہا ہے کہ جو شخص مصیبت کے وقت گریہ وزاری کرتا ہے۔ اور واویلا مچاتا ہے۔ چالیس روز کے گناہ اس کے ذمے لکھے جاتے ہیں۔ اور سو سال کی عبادت اس کی ضبط کی جاتی ہے۔ اور اگر اسی حالت میں بغیر توبہ کئے مر جائے۔ تو دوزخ میں شیطان کے ہمراہ ہوگا۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک راہ سے گزر ہوا جب آپ نے رونے چلانے کی آواز سنی۔ تو فلسی پگھلا کر کانوں میں ڈال لی اور بہرے ہو گئے۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت اپنا گریبان چاک کرے۔ خدا اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا۔ اور قیامت کے دن اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ اور ایک روایت میں اس طرح

آیا ہے کہ جس شخص نے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ تو قیامت کے دن اس کی دونوں بھوؤں کے درمیان لکھا ہوگا۔ کہ یہ شخص خداوند تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہے۔ مگر توبہ کرے تو نہیں۔ اور جو شخص مصیبت کے وقت لباس کو سیاہ کرے۔ اس کے لئے دوزخ میں ستر گھر تیار ہوتے ہیں۔ اور اس کی کسی قسم کی اطاعت قبول نہیں ہوتی۔ اور ایسا ہو کہ گویا اس نے ستر مومنوں کو جان سے مار ڈالا ہے۔ اور ہزار بدی اس کے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہے۔ اور آسمان و زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ سیاہ کپڑا پہنے رہے۔

پھر پانی کے دینے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ تو آپؒ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جس وقت کوئی آدمی پیاسے کو پانی دیتا ہے۔ اسی گھڑی اس کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ ابھی ماں کے شکم سے نکلا ہے۔ اور بغیر حساب کے بہشت میں جائے گا۔ اور اگر اسی روز فوت ہو جائے تو شہید ہو کر فوت ہوگا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص بھوکے کو کھانا کھلائے۔ خداوند تعالیٰ اس کی ہزار حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔ اور بہشت میں اس کے لئے ایک محل بناتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ لڑکیاں خدا کا ہدیہ ہیں۔ پس جو شخص ان کو خوش رکھتا ہے۔ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور جس شخص کو خداوند تعالیٰ لڑکیاں عنایت کرے۔ خدا اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص لڑکیوں کے پیدا ہونے پر خوشی کرے۔ تو یہ خوشی کرنا خانہ کعبہ کی ستر زیارت کرنے سے بھی زیادہ فضیلت والی ہے۔ جو والدین اپنی لڑکیوں پر رحم کرتے ہیں۔ خدا ان پر رحم کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے آثار اولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ہاں ایک لڑکی ہوگی قیامت کے دن اس کے اور دوزخ کے درمیان پانسو سال کی راہ کا فرق ہوگا۔

پھر فرمایا کہ اولیاء اللہ اور انبیاء کرام لڑکیوں کو نسبت لڑکوں کے زیادہ پیار کرتے تھے۔

پھر فرمایا کہ خواجہ سری سقطی کی ایک لڑکی تھی جس کو وہ بہت پیار کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ خواجہ صاحب کو نئے کوزے اور ٹھنڈے پانی کی خواہش پیدا ہوئی۔ جونہی کہ آپ کی زبان مبارک

سے نکلا کہ اگر سرد پانی اور نیا کوزہ ہو۔ تو اس سے روزہ افطار کروں۔ اور بزرگوار کی لڑکی نے سُنا۔ فوراً لاکر صاحب خانہ کے آگے رکھ دیا۔ عصر کی نماز کا وقت تھا۔ خواجہ صاحب کو نیند آئی اور مصلّے پر سو گئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ گویا خداوند تعالیٰ بہشت جیسے گھر میں اُتر آیا ہے۔ اور پوچھتا ہے کہ اے لڑکی! تو کس کی بیٹی ہے؟ اس نے کہا۔ میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے نئے کوزے میں سرد پانی پیا۔ جونہی کہ ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ کوزہ ٹوٹ گیا۔ اس نے نعرہ مار کر کہا۔ اے تیری! نئے کوزے میں پانی نہیں پینا چاہیے۔ جو اس قدر دنیاوی لگاؤ رکھتے ہیں۔ وہ ہرگز ہرگز ایسے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؛

مجلس (۱۱)

جانوروں کو مار ڈالنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپؒ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص چالیس گائے ذبح کرتا ہے۔ اس کے ذمے ایک خونِ کبیرہ لکھا جاتا ہے۔ اور جو جانور نفس کی خواہش کے واسطے ذبح کیا جاتا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ گویا کہ اس نے خانہ کعبہ کے ویران کرنے میں مدد کی ہے۔ مگر اس جگہ کہ جہاں سبیل کرنا جائز ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سُنا ہے کہ اے درویش! خواجہ عبداللہ مبارک فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری ستّر سال کی عمر ہے۔ میں نے اس میں کبھی جانور کو ذبح نہیں کیا۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص کسی جانور کو آگ میں پھینکتا ہے یا بے رحمی سے مار ڈالتا ہے۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے۔ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یا متواتر دو مہینے لگاتار روزے رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ کسی جانور کو آگ میں نہیں ڈالا جائے گا۔ مگر دنیا میں اور آخرت میں عذاب ہو گا۔ اور

جو شخص جانور کو آگ میں پھینکتا ہے۔ گویا وہ اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔
جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؏

مجلس (۱۲)

سلام کہنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث میں آیا ہے کہ جب مجلس سے اٹھے۔ تو سلام کہے۔ کیونکہ سلام کہنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے بخشش کے خواستگاری ہوتے ہیں۔ جو شخص مجلس سے اٹھتے وقت سلام کہتا ہے۔ تو خداوند تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی ہے۔ اور اس کی نیکیاں اور زندگی زیادہ ہوتی ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف حسن چشتی کی زبانی سنا ہے کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھتا ہے۔ اور سلام کہتا ہے۔ اسے ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ اور اس کی ہزار حاجتیں روا ہوتی ہیں۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ماں کے شکم سے نکلا ہے۔ اور ایک سال کے گناہ بخشتے ہیں۔ اور ایک سال کی عبادت اس کے اعمال نامے میں درج کرتے ہیں۔ اور ستّو حج اور عمرہ اس کے نام لکھتے ہیں اور رحمت کے ستّو تھال اس بندے کے سر پر قربان کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے چاہا۔ کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجلس میں تشریف لانے کے وقت یا تشریف لے جانے کے وقت میں سلام کہوں لیکن موقع نہ ملا۔ جب کبھی میں نے سلام کرنا چاہا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہی سلام کہتے۔ کہتے ہیں کہ سلام کرنا نبیوں کی سنت ہے۔ تمام پیغمبر جو گزرے ہیں سب سے پہلے سلام کہا کرتے تھے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؏

مجلس (۱۳)

نماز کے کفارہ کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جس شخص کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں۔ اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی ہیں۔ پس سوموار کی رات پنجاہ رکعت نماز ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور ایک دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ تو خداوند تعالیٰ اس کی گزشتہ نمازوں کا کفارہ کرتا ہے۔ خواہ اس نے سو سال کیسی نمازیں ادا نہ کی ہوں۔

اس کے بعد رات کو قیام کرنے کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو قیام کرے اور خلقت سوئی ہوئی ہو تو خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے تاکہ دوسری رات تک اسے نگاہ میں رکھیں اور رات سے لے کر دن نکلنے تک اس کے لئے بخشش طلب کرتے رہیں۔

اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز بیس رکعت نماز ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں فاتحہ اور اخلاص ایک مرتبہ پڑھے۔ تو قیامت کے دن لاکھ صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ اٹھے گا۔ اور ہر رکعت کے بدلے دن رات کا ثواب اسے ملے گا۔ اور ہر حرف کے بدلے نور پائے گا۔ اور پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا۔

پھر فرمایا کہ جو شخص قیام کرے۔ اگرچہ اونٹ کی گردن کے مقدار گردن ہلائے۔ اس سے بہتر ہوتا ہے کہ وہ ساٹھ حج اور عمرہ کرے۔ اور رحمت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں سمرقند میں مسافر تھا۔ ایک بزرگ تھا۔ جسے شیخ عبدالواحد سمرقندی کہتے ہیں۔ اس سے میں نے سنا کہ ایمان میں کچھ مزہ نہیں تاوقتیکہ دن اور رات قیام نہ کیا جائے۔ پس جو شخص یہ دونوں کام کرتا ہے۔ وہ ایمان کا مزہ چکھتا ہے۔

پھر فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ تیس سال تک رات کو نہیں سوئے۔ اور آپ کا پہلو مبارک زمین پر نہیں لگا۔

پھر فرمایا کہ جب انہوں نے آخری حج کیا۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کعبے کے دروازے پر آئے۔ اور کہا دروازہ کھولو! آج کی رات خداوند تعالیٰ کی عبادت کرلیں۔ کون جانتا ہے کہ دوسری دفعہ مجھے حج کی قدرت حاصل ہو یا نہ ہو۔ دروازہ کھل گیا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اندر چلے گئے خانہ کعبہ کے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر آدھا قرآن شریف پڑھ کر رکوع اور سجود پورا کر کے کہا۔ اے خداوندا! میں نے تیری اطاعت ایسی نہیں کی جیسا کہ اطاعت کا حق تھا۔ اور میں نے نہیں پہچانا تجھے جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا۔

غیب سے آواز آئی کہ اے ابو حنیفہ! تو نے پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق تھا میں نے تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے پیرو ہیں۔ اور وہ لوگ جو تیرے مذہب پر چلیں گے بخشا۔

پھر فرمایا کہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ چالیسؔ سال تک نہ سوئے اور آپ کی پیٹھ مبارک زمین پر نہ لگی۔

پھر فرمایا کہ خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے تیسؔ سال تک رات کے وقت قیام کیا۔ وہ ہر رات ہر دو رکعت میں دو دو دفعہ قرآن مجید ختم کرتے۔

پھر فرمایا کہتے ہیں کہ اس نے خداوند تعالیٰ کو خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد باقی عمر وہ نہیں سوئے۔ ستر سال اور جیتے رہے۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب پہنچا۔ تو ایک بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیف حالک۔ آپ کی کیا حالت ہے۔ کس طرح آپ جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں مردانہ طور پر جاتا ہوں۔ اے عزیزو! آج سترؔ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ میں نے وہ خواب دیکھا تھا۔ آج تک میں نے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس وقت بھی میں اسی خواب میں غرق ہو کر جاتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ اے درویش! دنیا میں بھی نور ہے اور پل صراط میں بھی اور بہشت میں بھی نور ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص رات کو قیام کرتا ہے جو دعا کرتا ہے۔ وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اور اس کا خواہش مند ہوتا ہے اور خداوند تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں بخارا کی طرف سفر کر رہا تھا۔ ایک درویش کو میں نے دیکھا جو کہ از حد بزرگ تھا۔ میں کچھ مدت اس کی صحبت میں رہا۔ کسی رات کو میں نے نہ دیکھا کہ وہ قیام میں نہ گزارتے ہوں۔ آخر سنا گیا کہ چالیسؔ سال سے اس درویش نے پہلو زمین پر نہیں رکھا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے اور مخلوقات اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؛

مجلس ۱۴

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ خواجہ یوسف حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھتا ہے۔ وہ قیامت کے دن امینوں سے ہوگا۔ اور پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے وہ بہشت میں جائیگا۔ اور بہشت میں جاتے وقت مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہوگا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ محمد عرشی سے نقل ہے کہ جو شخص سوتے وقت ایک دفعہ سورۃ فاتحہ اور تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے، وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے۔

پھر فرمایا کہ حدیقہ میں لکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ ہزار آدمی بہشت میں اس کی گواہی دیں گے۔

پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں بدخشاں میں اپنے پیر حاجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ بدخشاں کی ایک مسجد میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ کہ اس کو خواجہ محمد بدخشانی کہتے تھے۔ اور جو یاد الٰہی میں از حد مشغول تھا۔ اس سے میں نے سنا کہ جو شخص سورج نکلتے وقت دو رکعت نماز ادا کرے یا چار رکعت، تو حج اور عمرے کا ثواب فرشتے اس کے اعمال نامے میں لکھتے ہیں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص سورج نکلتے وقت دو یا چار رکعت نماز ادا کرتا ہے۔ اس سے بہت افضل ہوتا ہے جو کہ دنیا کا تمام مال صدقہ کرے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور دعا گو واپس چلا آیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مجلس (۱۵)

بہشت اور اہل بہشت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں بہشت کے بیان میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں اہل بہشت کی خوراک کی بابت آپ خبر دیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اسی خدا کی قسم ہے جس نے مجھے پیغمبر بنایا کہ مرد بہشت میں سو مردوں کے ہمراہ کھانا کھائے گا۔ اور اپنے اہل وعیال کے ہمراہ مل کر رہے گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کھانے سے قضائے حاجت بھی ہوگی۔ یا نہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں! ہوگی۔ اور اس سے پسینہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار نکلے گا اور اس سے پیٹ میں کچھ بھی نہیں رہیگا۔ پھر فرمایا بہشت میں ایسی زندگی ہوگی۔ جسے موت نہ ہوگی۔ اور جوانی ہوگی۔ جو ہرگز بڑھاپے میں تبدیل نہ ہوگی۔ اور ہمیشہ تازہ نعمت میں رہیں گے۔ اور ہر روز ان پر نعمتیں زیادہ ہوں گی۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہے۔ تو جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اور ہمیشہ پڑھے۔ اس پر نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ بہشت میں ماں باپ اور فرزند بھی ایک دوسرے سے ملیں گے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ یعنی جب ماں باپ اور فرزند ایک دوسرے کو ملنا چاہیں گے۔ تو بہشتی گھوڑوں پر سوار ہو کر ان کے محلوں میں جائیں گے۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ۞

مجلس (۱۶)

مسجد کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ جو شخص دایاں پاؤں مسجد میں رکھے، اور کہے۔ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط میں نے خدا پر بھروسہ کیا۔ نہیں قوت بازگشت مگر اللہ کے ساتھ شیطان لعنتی سے، اور اس کے بعد جو نماز پڑھے۔ خداوند تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر رکعت کے بدلے سو رکعت نماز کا ثواب لکھیں۔ اور خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بہشت میں اسے ملتا ہے۔ اور اس کے نام پر بہشت میں ایک محل تیار ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے یہ کلمہ کہہ کر میری کمر توڑ ڈالی ہے۔ پس اس کے اعمال نامے میں ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتے ہیں۔ اور جب باہر نکلتے وقت یہ کلمہ پڑھے۔ تو اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے خدا تعالیٰ سو نیکی عنایت فرماتا ہے۔ اور بہشت میں سو درجے بڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ امام زید وسی زندہ راستی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جب مومن مسجد میں آتا ہے۔ اور دایاں پاؤں مسجد میں رکھتا ہے۔ تو اوّل سے آخر تک اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں جب باہر آتا ہے۔ اور بایاں پاؤں رکھتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اے خداوند تعالیٰ! اسے نگاہ میں رکھ اور اس کی حاجت کو پورا کر اور اس کا مقام ہمیشہ کے لئے بہشت میں بنا۔

پھر فرمایا کہ خواجہ محمد مرعشی رحمتہ اللہ علیہ کے رسالے میں میں نے لکھا دیکھا ہے کہ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ خانۂ خدا میں اس طرح بے ادبوں کی طرح وارد ہوئے کہ جب انہوں نے بایاں پاؤں مسجد میں رکھا۔ تو اس بے ادبی کی وجہ سے ان کا نام ثور پڑ گیا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ◆

مجلس (۱۷)

دنیا اور مال کے جمع کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مرد کو چاہیئے کہ اس دنیا کی طرف نگاہ نہ کرے۔ اور نزدیک نہ پھٹکے۔ اور جو کچھ اسے ملے خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔ اور کچھ ذخیرہ نہ کرے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ مال کا شکریہ ادا کرنا صدقہ دینا ہے۔ اور اسلام کا شکریہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہنا ہے۔ اور جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے۔ اسلام کا شکریہ بجا لاتا ہے۔ اور جو شخص زکوٰۃ اور صدقہ دیتا ہے۔ وہ مال کا حق ادا کرتا ہے

پھر لڑکوں کی بری خو کی بابت ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب لڑکے روتے ہیں۔ تو لعنتی شیطان ان کے کان اینٹھتا ہے۔ تب وہ روتے ہیں۔ پس جو والدین اپنے بچوں کو مارتے ہیں۔ ان کے نام گناہ لکھا جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ چھوٹا بچہ نہیں روتا۔ تاوقتیکہ اس کو شیطان نہ ستائے۔ لیکن بچہ روئے تو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہنا چاہیئے۔ تاکہ تمہیں خوشخبری ہو۔ اور وہ رونے سے باز رہے۔

پھر فرمایا کہ عالموں کا حسد اچھا نہیں خصوصًا مسلمان کے لیئے۔ بعض عالموں کا قول ہے کہ حسد دل سے نکال دینا چاہیئے جب حسد کو دل سے نکال دیں گے تو بہشت میں جائیں گے
پھر فرمایا کہ عالموں کا حسد زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ دنیا کی بابت حسد نہیں کرتے بلکہ ایسی چیز کی نسبت حسد کرتے ہیں جس کے دیکھنے میں نقصان نہیں۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مجلس (۱۸)

چھینک لینے کے بارے میں بات شروع ہوئی، تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جب مومن چھینک لیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے۔ تو خدائے بزرگ اور بلند اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور بہشت میں اس کے نام کا ایک درجہ مقرر ہے۔ اور ایک بردے کے آزاد کرنے کا ثواب اس کے اعمال نامے میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب دوسری چھینک لیتا ہے۔ تو اس کے والدین کو بھی بخش دیتا ہے۔ اور تیسری مرتبہ چھینک لیتا ہے۔ تو سمجھے کہ زکام ہے۔ اے مسلمانو! چھینک کا جواب دینا۔ (یَرْحَمُکَ اللّٰہُ تعالیٰ) کہنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور درجوں کی زیادتی کا باعث ہے۔ اور چھینک دوزخ کی آگ کے درمیان پردہ کا کام دیتی ہے۔ اور ہزار نیکی اس کے نام لکھتے ہیں۔ اور قیامت کے دن اس کے ترازو میں رکھتے ہیں۔ تو عرش اور کرسی کی نسبت وزنی ہوتا ہے۔ جو چھینک کا جواب دیتا ہے۔ اور جو شخص ایک دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے، تو خداوند تعالیٰ اسے بہشت میں پیغمبروں کی ہمسائیگی عنایت کرتا ہے۔ اور ایک شہر بہشت میں اسے عنایت ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ پہلے پہل جس نے چھینک لی، وہ مہتر آدم علیہ السلام تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام پاس ہی تھے۔ انہوں نے کہا۔ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ؛

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؛

مجلس (۱۹)

نماز کی بانگ کہنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا

کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے
علی! جو شخص نماز کی بانگ کہتا ہے۔ اس کا ثواب خدائے تعالیٰ بزرگ اور بلندی جانتا ہے لیکن
نماز کی بانگ میری امّت کے لئے حجّت ہے۔ جس کی تفسیر یہ ہے کہ جب مومن اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے۔ تو وہ ایسا کہتا ہے کہ خدا کو میں نے تیرا گواہ بنایا۔ اے محمدؐ کی امّت نماز میں حاضر
ہو۔ اور دنیاوی کاروبار چھوڑ دو۔ اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے۔ تو کہتا ہے
کہ اے محمدؐ کی امّت! میں نے اسے اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنایا ہے کہ میں نے نماز کے وقت
کی تمہیں خبر دی ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی خبر نہیں۔ اور جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
کہتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ اور جب حَیَّ عَلَی
الصَّلٰوۃ کہتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اے محمدؐ کی امت! میں نے دین تم پر ظاہر کیا۔ اور خدا اور خدا
کے رسول کا حکم مانو! تاکہ خدا تعالیٰ تمہارے سب گناہ بخش دے۔ کیونکہ نماز دین کا ستون ہے
اور جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ اے امت محمدؐ کی! تیرے لئے رحمت کے
دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اٹھو! اور اپنا حصّہ لو۔ کیونکہ تمہارے لئے دنیا اور آخرت
میں بہشت ہے۔ اور جب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے۔ تو یہ کہتا ہے کہ خدا کی رحمت
اور خدا کو میں نے تمہارا گواہ بنایا ہے۔ اے محمدؐ کی امّت! نماز میں حاضر ہو اور دنیاوی کاموں
سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے تم پر ظاہر کر دیا۔ اور خدا اور خدا کے رسولؐ کا حکم مانو اور نماز ادا
کرو۔ تاکہ خداوند تعالیٰ تمہارے سب گناہ بخش دے۔ اور تمہیں یاد رہے کہ کوئی عمل نماز سے
بڑھ کر نہیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا۔ وہ پشیمان ہوتا ہے۔ اور جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا
ہے۔ تو کہتا ہے کہ تمہیں معلوم رہے کہ ساتوں آسمان اور زمینوں کی امانت تمہاری گردن پر ہے
جو شخص قبول کر لیتا ہے۔ اور ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ وہ خلاصی پاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ بغداد میں میں نے ایک بزرگ کو کہا۔ اس نے کہا کہ بانگ کہنے والے کو
قبول کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور جو مسجد میں خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ
صدیقوں اور شہیدوں کے ہمراہ بہشت میں جاتا ہے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہوتا ہے۔
پھر فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں لکھا ہے کہ مؤذن کی اجابت کرنا

قیامت کے دن خلقت کی شفاعت ہے۔ پس جو شخص بانگ سُننے۔ اور امام کے پیچھے جماعت
کے ساتھ نماز ادا کرے۔ تو ہر رکعت کے بدلے تیس سو رکعت کا ثواب ملتا ہے۔ اور ہر رکعت
کے بدلے بہشت میں اس کے لئے شہر بناتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ قسم کے لوگوں پر راضی نہیں۔ اوّل
وہ لوگ جو صبح کی نماز قضا کرتے ہیں۔ دوئم۔ جو آزاد کئے ہوئے غلاموں کو بیچتے ہیں۔ سوم
وہ جو ہمسائے کو ستاتے ہیں چہارم جو کسی سے ناحق کوئی چیز چھین لیتے ہیں پنجم وہ جو اپنے
عیال پر ظلم کرتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ جو شخص مؤذن کی اجابت کرتا ہے۔ فرشتے اس کے لئے معافی کے خواستگار
ہوتے ہیں۔ اور سلام بھیجتے ہیں۔ اور وہ نجات پاتا ہے۔ اور بغیر حساب کے بہشت میں جاتا ہے۔

پھر فرمایا۔ اے درویش! اس طرح تکبیر کہنا چاہیئے کہ میں نے کہی ہے کہ خدا تمہارے دونوں
ابروؤں کے درمیان ہے۔ اور مقام تمہارے سینے کے سامنے ہے۔ پس تمہیں یاد رہے
کہ خداوند تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور دونوں پاؤں پل صراط پر ہیں۔ اور بہشت دائیں طرف
اور دوزخ بائیں طرف۔ چاہیئے کہ تو اللہ اکبر کہے اور فکر سے قرآن شریف پڑھے۔ اور عاجزی
کے ساتھ رکوع کرے۔ اور مسکینی کے ساتھ سجدہ کرے۔ پھر بیٹھ کر التحیات پڑھے۔ تو فرشتے
تیرے لئے معافی کے خواستگار ہوں گے۔ اس وقت تک کہ تو سلام کہے۔

پھر فرمایا کہ کھانا حلال کھاؤ۔ اور حلال کی کمائی کا کپڑا پہنو۔ اور توبہ کرو۔ اور حرام کی
کمائی کا کپڑا نہ پہنو۔ جب ایسا کرو گے۔ تو بہشت کے ساتوں دروازوں میں سے ایک
دروازہ تمہارے لئے کھول دیا جائے گا اور تمہاری نماز کو قبول کیا جائے گا۔

پھر فرمایا کہ قرآن شریف کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ یہ بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور دوزخ
کی آگ کے لئے بمنزلہ پردہ کے ہے۔ اور جو شخص قرآن پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے خداوند
تعالیٰ بہشت کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور ہر حرف کے بدلے جو وہ پڑھتا
ہے۔ خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو قیامت تک تسبیح پڑھتا ہے۔ اور کوئی شخص خدا
کا اس قدر نزدیکی نہیں جس قدر کہ وہ شخص ہے۔ جو علم سیکھے اور قرآن کے پڑھنے کو بار بار کرے

پھر فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ قرآن شریف پڑھو اور سیکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کی ایک آیت پڑھتا ہے۔ وہ نیکی سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور جب وقت فوت ہو جاتا ہے۔ اور قرآن پڑھنے کی دوستی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ تو فرشتے کے کان میں نیکی کی صوت میں آتا ہے۔ اور فرشتہ بہشت سے ایک نارنگی لاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ پڑھو! وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے دنیا میں نہیں پڑھا پس وہ کہتا ہے کہ پڑھ! یہ نارنگی خداوند تعالیٰ نے تیرے لئے ہدیہ کے طور پر بھیجی ہے۔ پھر وہ بندہ شروع سے لے کر آخیر تک قرآن شریف پڑھتا ہے۔ تو فرشتہ کہتا ہے کہ تجھے قبر اور قیامت کا عذاب نہ ہوگا۔ اور تو پیغمبروں کا ہمسایہ ہوگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مجلس (۲۰)

مومن کے بارے گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مومن وہ شخص ہے۔ جو تین چیزوں کو دوست رکھتے۔ اول موت۔ دوم درویشی۔ سوم فاقہ۔ پس جو شخص ان تین چیزوں کو دوست رکھتا ہے۔ فرشتے اسے دوست رکھتے ہیں۔ اور اس کا بدلہ بہشت ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ خداوند تعالیٰ درویشوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور مومن خداوند تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس آٹھ ہزار درم ہوں۔ وہ دولتمند ہوتا ہے جس کے پاس اس سے کم ہوں۔ وہ درویش ہے۔ اور جس کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہ ہو۔ وہ دن رات شکر بجا لائے۔ وہ پیغمبر ایوب علیہ السلام کا مرتبہ پائے گا۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ تین گروہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور وہ لوگ عرش کے نیچے ہوں گے۔ اول وہ جو ہمیشہ ہمت کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو ہمسایوں اور عورتوں کو خوش رکھیں۔ تیسرے وہ جو درویشوں اور عاجزوں کو کھانا

کھلاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سب سے افضل نماز اور دوسرے درجہ پر صدقہ اور تیسرے درجہ پر قرآن شریف پڑھنا۔ پس جو شخص ان تینوں کو بجا لانے میں کوشش کرتا ہے۔ وہ میری اُمت سے ہے۔ اور بہشت میں جائیگا۔

پھر فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسائے کی بابت اس قدر ذکر فرمایا کہ مجھے گمان پیدا ہوا۔ اور پوچھا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہمسایہ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی ورثہ کا مالک ہمسایہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ آنحضرت نے فرمایا۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی وارث نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمسایہ کے ساتھ حتی الوسع مہربانی سے پیش آئے۔ انشاء اللہ وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ ہوگا اور بہشت میں جائے گا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہوئے اور خلقت اور دعاگو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس ۲۱

حاجت روائی کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ تو آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اس مومن سے خداوند تعالیٰ خوش ہوتا ہے جو مومن کی ضرورت کو پورا کرے۔ اور بہشت میں اس کا مقام ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص مومن کی عزت کرتا ہے۔ اس کی جگہ بہشت میں ہوتی ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اگر بندہ کسی کی جوتی سیدھی کرے۔ یا مومن کے پاؤں سے کانٹا نکالے۔ تو خداوند تعالیٰ اسے صدیقوں اور شہیدوں میں شمار کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مشائخ طبقات اولیاء نے فرمایا ہے کہ اگر فرضاً کوئی شخص درودوں یا بندگی میں مشغول ہو۔ اور کوئی حاجتمند آئے۔ اور اس سے ملنا چاہے۔ تو اسے لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر اس کے کام میں مشغول ہو جائے۔ اور جس قدر مقدور ہو۔ اس میں کوشش کرے۔ اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مومن کی حاجت کو پورا کرتا ہے
خداوند تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن بہشت میں جائیگا
اور مہتر آدم علیہ السلام کا ہمسایہ ہوگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوائے اور خلقت اور
دعا گو واپس چلے آئے۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس (۲۲)

آخری زمانے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث میں ہے۔ کہ جب آخری زمانہ آئے گا۔ تو عالموں کو چوروں کی طرح
ماریں گے۔ اور عالموں کو منافق کہیں گے۔ اور منافقوں کو عالم۔

پھر فرمایا کہ جو شخص علم سیکھتا ہے۔ خداوند تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اس کا نام اولیا کے آسمان پر لیا جائے

پھر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے۔ کہ کفر۔ ایمان۔ اسلام۔ نفاق اور علم
میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ کفر جو خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا کیا جائے
مثلاً نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا۔ بیماریوں کا دیکھنا اور مسلمانوں کو فائدہ نہ پہنچانا۔ ان سب باتوں
کے سبب ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دوسرے کفر یہ ہے کہ مسلمانی سے پھر جانا۔ اور فریضہ باتوں کا
منکر ہونا۔ اس کے سبب انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔

ایمان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منافقوں کا ایمان ہوتا ہے۔ جو زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ اور دل
میں شک رکھتے ہیں۔ یہ منافقوں کا کام ہے۔ لیکن دوسرا ایمان خاص جو مومن لوگ زبان اور دل
سے تصدیق کرتے ہیں۔ یہ ایمان سوائے نیکوکار آدمی کے کسی کی قسمت میں نہیں ہوتا۔

اور اسلام کی دو قسمیں یہ ہیں۔ ایک یہ کہ جب خداوند تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو۔ تو شک
نہ کرے۔ اور جب اس کے سامنے سجدہ کرے۔ تو دل اور زبان سے اسے ایک جانے۔ یہی
یہ اسلام پاکیزہ ہے۔ دوسرا اسلام یہ ہے کہ زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اور دل میں کفر

رکھے۔ اور اس بات کا خوف نہ کرے، کہ دین کا کیا حال ہوگا۔ اور کیسی ندامت اٹھانی پڑیگی اور جو کچھ دل میں ہو وہی زبان سے کہے۔ اور لوگوں کے درمیان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی شہادت سے زندگی بسر کرے۔ ایسا شخص دوزخ سے بچ جائیگا۔

اور نفاق کی دو قسمیں یہ ہیں۔ اوّل یہ کہ بندہ حلال و حرام اور امر و نہی کا اقرار کرے۔ اور پھر گناہ میں مشغول ہو جائے۔ اور برائی کرے۔ اور خداوند تعالیٰ سے ڈرے۔ اور توبہ کی امید رکھے۔ اور یہ امید کرے۔ کہ خدا اسے بدکار رہتا ہے۔ دوسرا نفاق یہ ہے کہ زبان سے حلال و حرام اور امر و نہی کا اقرار کرے۔ اور دل میں خیال کرے کہ نماز روزہ اور زکوٰۃ یہ عمل ہیں۔ اگر کر دیں گا تو اس کا ثواب مل جائے گا۔ یہ نفاق ہے۔ اس کا بدلہ دوزخ کی آگ ہے۔

اور علم کی دو قسمیں یہ ہیں۔ ایک خاص خدا کے لئے علم حاصل کرنا۔ اور دوسرا علم عام جو شخص علم کا ایک کلمہ سُنے۔ اس سے بہتر ہے کہ ایک سال عبادت کرے۔ اور جو شخص ایسی جگہ بیٹھتا ہے۔ جہاں علم کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اس کا ثواب غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتا ہے۔ اور علم اندھے کے لئے۔ اور بہشت کا رہنما۔ اور اللہ جل شانہٗ علم کو دنیا اور آخرت میں ضائع نہیں کرتا۔

اور عمل کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل جو خدا کے لئے کیا جائے۔ یہ خاص ہے۔ دوسرا جو لوگوں کے دکھلاوے کے لئے کیا جاوے۔ اس کا بدلہ نہیں ملتا۔ اور ایسا کرنا اچھا نہیں۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مجلس (۲۳)

موت کے یاد کرنے میں گفتگو شروع ہوئی۔ تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حدیث میں ہے کہ موت کو یاد کرنا دن رات کے قیام اور عبادت فاضلہ سے بہتر ہے۔

پھر فرمایا کہ زاہدوں میں سب سے اچھا زاہد وہ ہے۔ جو موت کو یاد کرے۔ اور ہمیشہ موت کے شغل میں رہے۔ ایسا زاہد اپنی قبر میں بہشت کا سبزہ زار دیکھے گا۔

پھر فرمایا کہ نبیوں میں سے جو آدم علیہ السلام کو یاد کرے۔ اور صلوٰۃ اللہ تین بار کہے۔ خداوند تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ دریا سے بھی زیادہ ہوں اور اس کے پڑوس میں ہوگا۔ اور جو حضرت داؤد علیہ السلام کو یاد کرے۔ اور تین مرتبہ صلوٰۃ اللہ علیہ کہے۔ بہشت میں جس دروازے سے چاہے۔ داخل ہوگا۔ فرمایا کہ نبیوں کے یاد کرنے میں خداوند تعالیٰ اس کے ہفت اندام پر دوزخ کی آگ کو حرام کریگا۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ⁂

(۲۴) مجلس

مسجد میں چراغ بھیجنے کی بابت گفتگو ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ایک رات مسجد میں چراغ بھیجتا ہے۔ اس کے ایک سال کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ اور ایک سال کی نیکیاں اس کے اعمالنامے میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بہشت میں اس کے لئے ایک شہر بنایا جاتا ہے۔ اور جو شخص ایک مہینے تک لگاتار مسجد میں چراغ بھیجے۔ تو خداوند تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے بہشت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے۔ اس میں داخل ہو۔ اور دنیا سے انتقال کرنے سے پہلے ہی وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لیتا ہے۔ اور بہشت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیق ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ کہ جو شخص مسجد میں چراغ بھیجتا ہے۔ اور جس وقت اس کی روشنی مسجد میں ہوتی ہے۔ تو سب فرشتے اس کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور اس کو حملۃ العرش کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ⁂

مجلس (۲۵)

درویشوں کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ جو شخص درویشوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ وہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ تین قسم کے لوگ بہشت کی طرف نہیں آئیں گے۔ ایک جھوٹ بولنے والا درویش۔ دوسرا بخیل دولتمند تیسرا خیانت کرنے والا سوداگر کیونکہ ان تینوں کو سخت عذاب ہوگا پس جب درویش جھوٹا اور دولتمند بخیل بن جائے۔ اور سوداگر خیانت کرنے والا ہو جائے۔ تو خداوند تعالیٰ دنیا سے برکت اٹھا لیتا ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ جو شخص دن رات میں ہر نماز کے بعد سورۃ یٰسین اور آیۃ الکرسی ایک دفعہ اور قُل ھُوَ اللہُ اَحَد تین مرتبہ پڑھے۔ اور خداوند تعالیٰ اس کے مال اور اس کی عمر کو زیادہ کرتا ہے۔ اور اس کو قیامت کے میزان اور پل صراط کے حساب میں آسانی ہوتی ہے

جونہی کہ خواجہ صاحب نے ان فوائد کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے آئے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِکَ ؛؛

مجلس (۲۶)

شلوار کے پائنچے دراز کرنے کے بارے میں آپ نے زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شلوار کا پائنچہ دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ اور جو شخص شلوار کا پائنچہ دراز کرتا ہے۔ اور پاؤں کے نیچے تک لٹکاتا ہے۔ تو ایسا شخص خدا اور خدا کے رسول کا نافرمانبردار ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ جو شخص شلوار کے پائنچے کو اس قدر دراز کرے کہ وہ پاؤں کے نیچے تک لٹکے

تو ہر قدم پر زمینی اور آسمانی فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے دوزخ میں اس کے لیے ایک مکان تیار ہوتا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو لمبا تہبند باندھتا ہے۔ وہ منافق ہوتا ہے۔ اور جو آستین دراز کرتا ہے۔ وہ لعنتی ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ دو گروہوں پر ہمیشہ خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اوّل دراز آستین کا پہننے والا۔ دومؔ لمبے پائنچے والی شلوار پہننے والا۔ اس کے نام پر دوزخ میں سات گھر تیار ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ بدن پر کپڑا پہننے میں فضول خرچی نہ کریں۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مردے کے بدن پر کفن کے زیادہ کرنے کو منع فرمایا ہے۔ اور دو چیزوں کے بدلے عذاب ہوگا۔ ایک کفن کی زیادتی سے۔ اور دوسرا پائنچہ دراز کرنے سے۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس (۲۷)

عالموں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ جب آخری زمانہ آئے گا۔ امیر زبردست ہو جائیں گے۔ اور عالم روزی کمانے کی خاطر محنت مشقت کریں گے اور جہان میں فساد برپا ہوگا۔ اور زمینوں اور پہاڑوں میں ان پر عیش تنگ ہو جائے گی۔

پھر فرمایا کہ امیر لوگ زبردست ہو جائیں گے اور عالم لوگ عاجز۔ پھر خداوند تعالےٰ خلقت سے اپنی برکت اٹھائے گا۔ اور شہر ویران ہو جائیں گے۔ اور دین میں فساد واقع ہوگا پس تمہیں یاد رہے کہ وہ لوگ اہل دوزخ ہیں۔ نعوذ باللہ منھا ؛

پھر صدقہ کے بارے میں آپؒ نے فرمایا۔ کہ ایسے شخص کو صدقہ دے جو درویشوں کو مہمان رکھتا ہے۔ دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اور اپنے قریبیوں کو صدقہ دینے سے ہزار گنا ثواب ملتا ہے۔ پس انسان کو لازم ہے۔ کہ صدقہ ایسے طور پر دے کہ خداوند تعالےٰ خوش ہو۔

جونہی کہ خواجہ صاحب نے اس بیان کو ختم کیا۔ آپ یاد الٰہی میں مشغول ہوئے۔ اور خلقت اور دعا گو واپس چلے گئے۔ الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس (۲۱)

توبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف میں حکم الٰہی یوں ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا (ایمان لانے والو! توبہ کرو، اور خدا کی طرف واپس آؤ۔ کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ میں نے حدیقیہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ مسلمان کے لیے توبہ کرنی فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آئے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ اے خداوند! تو نے شیطان کو مجھ پر مقرر کیا ہے۔ اور مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ اس کو منع کرسکوں۔ مگر تیری توفیق سے تو حکم آیا کہ جب میں تجھے اور تیری اولاد کو محفوظ رکھوں گا۔ تو ہرگز قابو نہیں پاسکے گا۔

پھر حضرت آدم نے عرض کی کہ اے خداوند تعالیٰ! زیادہ واضح کر۔

آواز آئی کہ اے آدم! میں نے توبہ فرض کردی جب تک کہ خلقت اس جہان میں ہے۔ جب تیرے فرزند توبہ کریں گے۔ تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا۔

پھر فرمایا کہ مرنے سے پہلے تم توبہ کرلو۔ پھر بعد میں افسوس کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

پھر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مغرب کی طرف رات کی توبہ کے لیے ایک دروازہ بنایا ہے جس کی فراخی ستر سال کی راہ کے برابر ہے۔

پھر فرمایا کہ توبہ دو قسم کی ہے۔ ایک توبہ نصوحی۔ کہ اس کے بعد انسان گناہ کے نزدیک نہ جائے۔ اور دوسری توبہ یہ ہے کہ دن رات توبہ کرے۔ اور توڑ ڈالے اور ایسی توبہ اچھی نہیں۔

پھر فرمایا کہ اے معین الدین! میں نے تیری کمالیت کے لئے ان باتوں کی ترغیب دی ہے۔ پس چاہیئے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ تو دل وجان سے اسے بجا لائے۔ تاکہ قیامت کو شرمندہ نہ ہووے۔

پھر فرمایا کہ لائق فرزندوہ ہے کہ کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے۔ تو ہوش کے کانوں سے سنے۔ اور اس میں مشغول ہو جائے۔ اور اسے بجا لائے۔

پھر فرمایا کہ لائق فرزندوہ ہے۔ کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے اپنے شجرہ میں لکھ لے۔ تاکہ شرمندہ نہ ہووے۔

جونہی کہ خواجہ ادام اللہ بقاءٗ اس بات پر پہنچے عصا۔ پاس پڑا تھا۔ اٹھایا۔ اور دعاگو کو عطا فرمایا۔ اور خرقہ اور لکڑی کی پاپوش یعنی کھڑاویں اور مصلّٰی مرحمت کرکے فرمایا کہ یہ تمام چیزیں ہمارے پیروں کی یادگار ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہم تک پہنچی ہیں۔ ہم نے تجھے دیں۔

مناسب ہے کہ جیسا ہم نے ان چیزوں کو رکھا ہے۔ ویسا ہی تو بھی رکھے۔ اور جس شخص کو تو مردِ خدا معلوم کرے۔ یہ یادگار اسے دے دے۔ جب یہ فرما چکے۔ تو بندہ سے بغلگیر ہو کر فرمایا کہ تجھے خدا کو سونپا۔ جونہی کہ یہ فرمایا۔ عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔ فقط۔

تمّت